اظہار جو بزرت از لبس مدعا شن		زد گفت دلیل حق مبرہن ہر تن		اعجاز نوشت بہار این سال جدید		منشور محمدی ہست جاوید حسن آذر	

منشور رسولان ہمہ محتاج بنام		باخاتم دہر آمدہ منشور محمد		توریت بلا تورئہ انجیل بتجیل		گویان صفت و سیرت سرور محمد	

نمبر ۶ | مطبوعہ ۲۵ ویں صفر المظفر ۱۳۰۰ ہجری | جلد ۱۲

اشتہار یہ اخبار عشر وہ ابطال تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی سالانہ قیمت محصول ڈاک بحساب ۵ روپیہ بذریعہ منی آڈر مہتمم کے نام آنی چاہئے

مثنوی عیش

ستوجب حمد وہ خدا ہے — جو خسرو کشور بقا ہے
عالم ہی قدیر ہی احد ہے — سلطان قلمرو ابد ہے
مالک رازق کریم خالق — عادل سامع مرید صادق
خلاق زمین و آسمان ہی — وہ غارس باغ کن فکان ہے
پیدا ہوے ایک لفظ کن سے — اتھارہ ہزار عالم اوسکے
قندیل فلک بوجہ احسن — شمع مہ و مہر سے ہی روشن
شاہنشہ ملک بی مثالی — محبوب حریم لایزالی
دیہیم جلال فرق پر ہے — اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہے
خالق ہر چیز کا وہی ہے — صنعت ہر چیز مین رکھی ہے
افعال حکیم لایزالی — ہوتی نہین مصلحت سے خالی
کیا لکھون ثنای ایزد پاک — ارشاد نبی ہی ماء فتاک
جب نعت نبی کا وقت آیا — خامہ نے ادب سے سر جھکایا
لولاک لما خلقت الافلاک — آیا ہی بشان شاہ لولاک
اس نظم کو کر چکا جب ارقام — تو فیع محمدی رکھا نام

سردار پیمبران محمد — ای صل علی رسول امجد
خورشید عرب مہ عجم ہے — جو اسکی ثنا لکھون وہ کم ہے
محبوب جناب کبریا ہے — وہ افسر فرق انبیا ہی
آرایش مسند شریعت — شاہنشہ کشور نبوت
وہ علت غائی جہان ہے — سب پر شرف نبی عیان ہے
منشور محمدی کے اوصاف — ای خامہ عیش لکھ بانصاف
نظرون سے گری جہان اجناب — جب سے نکلا یہ رشک گلزار
ہمنام جناب مصطفا ہی — جو فضل و شرف اسے بجا ہے
ماحی ملل ظہیر اسلام — نور رخ دلپذیر اسلام
ہے پیش مسیح نیک اختر — شمس الاخبار آسمان پر
منشور محمدی کی فریاد — کرتا ہی بجانب زمانہ
بے شبہ ہی افسر صحایف — چھپتے ہین صحیح سب کو لیکن
ہر لفظ ہی رشک در مکنون — عمدہ جزین بفیض مضمون
ہوا سکو بہت بڑی ترقی — سال و مہ و روز و شب الٰہی

مراسلہ

مخدومی مکرمی جناب مولانا محمد شریف صاحب دام مجدہٗ

بعد تسلیم عرض یہہ ہے کہ مدینولا شہر بمبئی مین جناب مولوی عبد الصمد صاحب واعظ رد نصاریٰ کے وعظ نے ایک انگریز بنام جان قدس پارٹر ک صاحب کے دل مین یون اثر کیا کہ وعظ جناب موصوف کا جان صاحب نے سنتے ہی جان لیا کہ ان الدین عند اللہ الاسلام اسہی وقت جناب واعظ کی خدمت مین حاضر ہوکے اسلام لانیکا شوق ظاہر کیا جناب موصوف نے شہر حال کی تاریخ ۱۳ روز دوشنبہ مطابق آن ۲۵ دسمبر کو جان مذکور کی جان جان کفر کے دریا مین غوطے کھا رہی تھی اسکو نکالکے اسلام کے شہر مین بسا دیا یعنے جناب مولانا واستاذنا مولوی عبد القادر صاحب جیتیکر نے کلمہ شریف اسکو تلقین کراکے مشرف باسلام کیا جان صاحب کا مذہب روشن ہے اللہ تعالیٰ واعظ صاحب اور مولانا صاحب کو اسکا اجر عظیم عطا کرے اور جان صاحب کو توفیق نیک بخشے امین - مورخہ ۱۶ روز پنجشنبہ شہر صفر المظفر سنہ ۱۳۰۰ھ

راقم نیاز مند محمد اسمعیل +

تین آدمیون کا مشرف باسلام ہونا

نارنگار کی تحریر ہے کہ کمپ شعلہ پور مین جناب شریعت پناہ قاضی عبد القادر صاحب و جناب یعقوب علی خان صاحب و شیخ احمد صاحب ڈاکٹر ریوے و جناب شاہ شرف اللہ بن صاحب قادری کی وجہ سے دینداری کا بڑا چرچا رہتا ہے ہمیشہ وعظ و نصیحت کیا کرتے ہین چنانچہ مسمی محمد بہند مع اپنے باپ اور زوجہ کے تاریخ ۲۶ ر

۱۵ محرم سنہ ۱۳۰۰ ہجری کو بخوشی و رغبت مشرف باسلام ہوا نام اوسکا عبد الرحمن اور باپ کا نام عبد اللہ اور زوجہ کا نام زینب رکھا گیا اللہ تعالیٰ دین محمدی کو روز بروز ترقی دے اور دین محمدی پر قایم رہنے والون کو خوشی و خرم رکھے - کشف الاخبار +

بقیہ مضمون

کمپنی فوج مین کون کون اور کیسے ہندی عیسائی بھرتی ہونی چاہئین - تتمہ منشور محمدی مطبوعہ ۵ - صفر صفحہ ۳۴ تا ۳۷ -

نظم

پادری صاحب ادہر تو آئیے
عرض اس بندہ کی سنتے جائیے

اگئی ہی ہند مین عیسیٰ کی فوج
اب دو دھاری تیغ بھی منگوائیے

برخلاف انجیل کے لیکر علم
ڈھول تاشے اور ترم بجوائیے

کونسی انجیل مین ہی یہہ لکھا
ایک آیت تو مجھے دکھلائیے

کب بجایا حضرت عیسیٰ نے ڈھول
کب نکالے سوانگ یہہ تبلائیے

لیڈیون کو ساتھ لیکر یون بھلا
کون پھرتا ہے ذرا شرمائیے

اسطرح کے سوانگ دکھلا کر یہان
آتش شہوت کو مت بھڑکائیے

نام مکتی فوج اپنا کیون رکھا
بلکہ ناٹک کمپنی بتلائیے

ترم - تاشے - ڈھول جہنڈا غور مین
سوانگ بیجا ہی نہین منگوائیے

دین کا واعظ کہان تک کہان
ہو کے منصف غور تو فرمائیے

اب سے بیمار سچ سچ کہہ چکا
مانئے یا سر کو اپنے کہائیے

یا ایھا الپوادر - خصوصا یسخر کر صاحب بہادر - کہئے حضرت ہمارے کیسے جانچ ہے کیا کیا تیکذات اور کیسے کیسے بہادر عیسائی آپکی فوج ظفر موج کے لئے چن چن کر

بتلائی ہین مگر خدا کے لئے اتنے غرض ضرور ہماری قبول
ہو کہ مسٹر الیاس کے میان بھائی پیشر صاحب کوئی ضرور
کوئی عہدہ ملے - یہہ بڑی کام کے آدمی ہین دیکھئے
الیاس کے گھر مین سے کشمیرن کو کس خوبصورتی سے
نکالکر لیگئی اگر انکو فوج نجاتی مین کوئی عہدہ ملگیا
تو یہہ ضرور ہندو مسلمانون کو اونکی گروہ مین سے نکالنے
کی کوشش کرینگے (مسلمانون سے آنکھہ ملائی تو وہ بے
بہاوکی پڑینگے کہ چندیا پلپی ہوجائیگی ہمان ہندون کے
پاس بہوپچین تو عجب نہین) مگر مہربانی فرماکر اپنے ہمراہیون
سے بھی چوکس رہنا کیونکہ فوجی اشخاص غیر مہذب تو ہوتے
ہی ہین لہذا اولتے کارروائی بھی کرگذرتے ہین -

بہلا صاحب جبکہ پادری اور سید صاحب مکتی فوج جنرل
اور بوتھ آزاد و مسٹر الیاس و پیشر صاحبان کپتان
مقرر ہوے تو لازم ہی کہ اس موقع پر جرے دیندار اور
سچے مسیحی پادری کریم بخش صاحب کو فراموش نہ کرین بلکہ
اونکو خداوند مسیح (نقل کفر کفر نباشد) کے پاس بذریعہ
روح القدس جو مسیحی عقیدہ کے رو سے ہر ایک عیسائی پر
رات اور دن مین کئے مرتبہ نازل ہوتی ہے بلا کر
آنریری لفٹننٹ مکتی فوج کا بنائین - کیونکہ کریم بخش کی
سے شفق القلب روح فوجی کام کے لئے نہایت ضرورت
یہہ وہ سنگ دل تھا کہ دنیاوی طمع کے لئے خاص جورو
اور حقیقی طفلک خورد سال تک کو جیسے شیطان اور نرید
بھی رحم کر جائین آناً فاناً مین قتل کر ڈالا - تفصیل اس اجمال
اور تفسیر اس مقال کی یہہ ہے کہ شہر لاہور مین شاہ عالمی
دروازہ کے اندر ایک مسلمان جاٹ پچاس برس کی عمر کا
رہتا تھا اسکو ایک بیٹا تھا جسکا نام کریم بخش تھا - جاٹ
مذکور نے کریم بخش کا چھوٹی عمر ہی مین اپنی برادری مین
بیاہ کر دیا اور کئی برسون تک مسجد مین ملان کے پاس پڑھنے
کے واسطے بٹھانے رکھا چنانچہ کریم بخش نے کچھ قرآن شریف
اور چند اردو کی کتابین پڑھی تھین اتنے ہی پر کریم بخش
اپنے آپ کو ملان اور منشی سمجھتا تھا اور اسی لئے اوسنے
کاشتکاری کے کامون مین ہاتھ نہین ڈالا بلکہ تلاش معاش
صاحب لوگون کی کوٹھیون پر جرا پھرتا اس کریم بخش کے
اوسی برادری والی جورو سے ایک بیٹا بھی پیدا ہوا تھا -
چونکہ اس شخص نے اتنی تعلیم تو پائی ہی نہین تھی کہ سرکاری
کام کرسکے اس لئے باوجود تلاش نوکری کہین نہین ملی اور
اس شخص کو نوکری کی تلاش تھی کیونکہ اسکا باپ غریب
زمیندار تھا بہوا اور بیٹے اور پوتے تینون کو بغیر کمائی
کہان سے کھلا پلا سکتا تھا آخر الامر کریم بخش ۱۸۶۲ع مین
لاہور سے تلاش معاش و روزگار دہلی مین پہنچا اور دو چار مرتبہ
یہان بھی نوکری کے لئے ادہر ادہر گیا مگر کہین نہ ملی اور
خرچ بھی ختم ہوگیا تب یہہ شخص پادری سمنہ صاحب بشپ
مشن کے مشنری کے پاس گیا اور عیسائی دین قبول کرنے
رضامندی ظاہر کی سمنہ صاحب نے بڑی خوشی سے اسکو
عیسائی کیا اور چار پانچ مہینون تک وعظ مین اپنے
ساتھ رکھکر اول کاتی کست پھر درجہ دوم کا پادری کا
مقرر کردیا کریم بخش صاحب کو بلی کے بھاگون چھینکا ٹوٹا -
سو روپیہ مہینہ تنخواہ ملنے لگی تو اور کیا چاہئے تھا -
صادق آتی تھی کریما تک نہین جانتے تھے ہمان احمد

عبارت ایک ایک کر پڑھ لیتے تھے اور خوردسالی مین دو
چار سیپارے قرآن شریف کے پڑھے تھے مگر پادری صاحب نے
جو وعظ مین انکو قرآن شریف کے آیتین محمدیون کے مقابلہ
مین پڑھتے سنا تو لٹھو ہو گئے اور جہت کریم بخش کو مولوی
مشہور کر دیا مگر مولوی صاحب اپنی لیاقت سے خوب وا
تھے لہذا کسی مسلمان سے وعظ مین بحث نہین کرتے اگر کوی
مسلمان بہت ہی تنگ کرتا تو دم دباکر چلدیتے یا مکان
پر آنا کہکر ٹال دیتے۔ القصہ جب ایک جات کو سو روپیہ
ماہواری تنخواہ اور عمدہ لباس اور کاری بھا۔ بین
پلاؤ زردہ ملنے لگا تو رشوت کا منبط ہونا معلوم۔ چنانچہ
چند روز بعد پادری صاحب سے درخواست کی کہ میری شادی
کردی جائے۔ پادری صاحب نے پوچھا کہ تمہاری پہلے تو
شادی نہین ہوئی۔ کریم بخش صاحب مکر گئے کہ حضور
شادی کیا میری تو منگنی بھی نہین ہوی اسپر پادری صاحب
نے پھر سمجھایا کہ دیکھو اگر تمہاری شادی ہو گئی ہو تو ہم
اوس ضلع کے ڈپٹی کمشنر کی معرفت جہان تمہاری عورت
ہو اوس بی بی کو طلب کرین اگر نہ آئی تو طلاق لیکر پھر
شادی تمہاری کردین کیونکہ عیسائی مذہب مین جب تک
اگلی عورت مر نہ جای یا طلاق عدالت کے ذریعہ سے خاوند
کو نہ دیدی (مرد تو عورتون کو طلاق دیتے آئے ہین۔
عیسائی مذہب مین یہہ انوکھی رسم ہے کہ عورت بھی مرد کو
طلاق دیتی ہے) دوسری شادی جایز نہین مگر پادری
کریم بخش پر تو ماشاءاللہ روح القدس نازل ہو چکی تھی
لہذا وہ تو صاف انکار ہی کر گئے حالانکہ جوان جورو مع
بچی کے لاہور مین موجود تھی۔ مگر کریم بخش نے تو ایک نو
جوان پرزاد عیسائی کی مشن سے پچیس روپیہ ماہوار
پہلا وہ کیونکر اگلے پوشیدہ عورت کے ہونے کا اقرار
کرتا۔ الغرض پادری صاحب نے کریم بخش کی شادی اپنی
عیسائی کی نوجوان مشن کے ساتھ برضامندی طرفین کردی
تھوڑے دنون مین کریم بخش کی تنخواہ پورے سو روپیہ
ہو گئے عیسائی عورت بے اولاد بھی ہوئی تو خوب گشتے
لگی۔ آپ جانتے ہین کہ فلک بے پیر کو کسی کا عیش نہین
بھاتا آدم خاکی کا حظ اسے نہین بھاتا۔ بقول میر حسن
مرحوم ؎ یہہ دو دل کو ایکجا بھاتا نہین +
کسی کا وصل اسکو بھاتا نہین + قضا کا کرا اتفاق سے
ایک شخص امرتسر کا باشندہ جو کریم بخش کے جزیئر سے
واقف تھا دہلی مین آکر عیسائی ہوا اور امام مسیح اپنا
نام رکھا اس شخص نے کریم بخش کو پہچان کر پادری صاحب
سے کہا کہ آپنے اسکی دوسری شادی برخلاف حکم
انجیل کیون کی اور دو جورون کا خاوند پادری کیونکر
بنا اسکی عورت اور باپ سمیت بچے کے لاہور مین ہین
اور دونون دہلی سے لاہور تلک ریل نہین چلتی تھی
اسپر پادری سمتھ صاحب نے کریم بخش کو علیحدہ لیجاکر
پوچھا کہ اب بھی سچ کہدے مین سنبھال لونگا مگر
کریم بخش صاف مکر گیا بلکہ اونٹا لال پیلا ہو کر کہنے لگا
کہ ناحق مجھپر امام مسیح بہتان لگاتا ہے آپ ضرور تحقیقات
کرین پادری سمتھ صاحب نے امام مسیح کو دھمکایا کہ
ہم کریم بخش کو لاہور مین بھیجتے ہین اگر اسکی عورت وہان
نہ نکلے تو تمکو سزا دینگے امام مسیح تو دراصل سچا تھا
فوراً اس شرط پر راضی ہو گیا پادری سمتھ صاحب نے

پادری فورمن صاحب امریکن مشن لاہور کے نام ایک
چھٹی لکھکر کریم بخش کو دی اور اوسے لاہور کو روانہ کر دیا
اور دوسری چھٹی بالا بالا ڈاک کے ذریعہ سے سمتھ صاحب
نے فورمن صاحب کے نام بھیجی ان دونوں چھٹیون کا
مضمون یہہ تھا کہ ہم کریم بخش کو آپکے پاس بھیجتے
ہین آپ اُسے شاہ عالمی دروازہ کے اندر فلان مسجد
کے قریب فلان مسلمان جاٹ کے پاس (یہہ پتہ امام
مسیح نے بتایا تھا) لیجاکر شناخت کروائین اور
دریافت کرین کہ اسکی بیاہتا جورو وہان ہے یا نہین
اب کریم بخش کی چالاکی سنئے دہلی سے تو وہ لاہور
کو روانہ ہو گئے مگر جالندہر مین پہونچکر ایک دوسرے
شخص کو لعنت روپیہ دی اور اپنے عوض کریم بخش
بناکر پادری صاحب کی چھٹی دیکر لاہور بھیجدیا اوس
جعلی کریم بخش نے سمتھ صاحب کا خط فورمن صاحب کو
دیا فورمن صاحب نے اپنے معتبرون کے ساتھ اوسی پتہ
پر نامبردہ کو بھیجا اصلی کریم بخش کی جورو - بیٹا بورہا
باپ سب وہان ملے مگر اونھون نے جعلی کریم بخش کو دیکھکر
کہا کہ یہہ ہمارا بیٹا نہین ہے ہمارا بیٹا نہین ہے ہمارا
بیٹا تو قد آور جوان ہے اور سنا ہی کہ وہ دلی مین کرانے
ہو گیا - غرضکہ جب جعلی کریم بخش کو اصلی کے جورو و باپ
نے اپنا بیٹا نہین بتایا تو فورمن صاحب نے سمتھ صاحب کو
لکھدیا کہ ہم بموجب ارشاد آپکے کریم بخش کو اوسی پتہ پر
لیگئے تھے اون لوگون نے اسے نہین پہچانا - جعلی کریم
بخش لاہور سے وہ خط لیکر جالندہر مین آیا جہان اصلی
کریم بخش منتظر تھے اور اصلی صاحب کے حوالہ کیا پادری

کریم بخش اس خط کو جالندہر سے لیکر سمتھ صاحب کے پاس
دہلی مین آئے گویا سچے بن آئے تب تو سمتھ صاحب نے
امام مسیح بیچارہ کی خوب خبر لی وہ بیچارہ حیران تھا کہ
یا الٰہی یہہ کیا ماجرا ہے - یہہ وہی مثل ہوی کہ مجھوتے
کے آگے سچا رو مرے - مگر پھر بھی امام مسیح نے پادری صاحب
سے یہی کہا کہ حضرت مین سچا ہون تحقیقات مین ضرور
کوئی دھوکہ ہوا ہی ورنہ جبکہ مینے اپنے آنکھہ سے عورت
اور بچہ کریم بخش کا دیکھا ہے تو مین کسطرح سے اپنے دعوے
کو بدلون - امام مسیح نے بیچارہ ہوکر - یہہ بھی کہا کہ تین مہینہ
کے بعد مین خود کریم بخش کے ہمراہ لاہور کو جاؤنگا -
اور جو کچھہ کہ مینے کہا ہے اوسکو ضرور ثابت کر دکھاؤن گا -
خیر اوسوقت گویا یہہ مقدمہ گو نمو کی حالت مین رہا -
پادری سمتھ صاحب کو کریم بخش کی دینداری اور راست
بازی کا پورہ بھروسہ رکھتے تھے لہذا اون کے نزدیک
تو کریم بخش الزام مذکورہ سے کلی سمورپر بری ہو چکا
تھا مگر دوسرے پادریون نے سمتھ صاحب سے کہا کہ جب تک
امام مسیح یا تو ثابت کر دی یا اپنے جھوٹھ کا اقرار کرے
تب تک ہم کریم بخش کے سچے گرجہ مین نماز نہین پڑہ
سکتے کیونکہ اگر درحقیقت کریم بخش کے اگلی زندہ
ہے تو اوسنے اول تو خلاف حکم انجیل دوسری شادی کی
دوسرے ہم کو جھوٹھہ بولکر دھوکہ دیا تیسرے اب بھی وہ
اپنے گناہ کا اقرار نہین کرتا بلکہ دوسرے کو جھٹلاتا ہے
غرضکہ یہی صلاح ٹھہری کہ اس مرتبہ خود امام مسیح کریم بخش
کے ہمراہ لاہور کو جائے - اس صلاح کے قائم ہونے پر تو
کریم بخش گھبرایا کہ اس مرتبہ ضرور قلعی کھل جائیگی - فرمایا

یہہ کارروائی کی کہ ایک اپنے معتبر کو زاد سفر دیکر موجب خط
خاص دہلی سے لاہور کو بی بی اور باپ کے پاس بھیجکر لکھا
کہ مین اب دہلی مین نوکر ہوگیا ہون والد صاحب اتنا روپیہ
تو اس شخص سے اپنے خرچ کے لئے لیلین اور میری بی بی
اور لڑکے کو اس آدمی کے ساتھ فورًا دہلی کو روانہ کردین
مجھے عورت بدون بڑی تکلیف ہے جب وہ شخص خط اور
خرچ لیکر لاہور مین پہنچا تو کریم بخش کا باپ اور بی بی وغیرہ
سب خوش ہوگئے اور اونکی بی بی موجب کے اوس شخص کے
ہمراہ دہلی کو روانہ ہوگئے مگر ساتھ ہی اپنے ایک نوجوان
بھائی کو بھی لے آئی کہ دہلی تک پہنچا آئی ادہر کریم بخش صاحب
نے جلی ماردن کے محلہ کے قریب ایک جا مکان اوس نیکبخت
کے لئے کرایہ لے رکھا اور یہہ بھید اپنے عیسائی پن پر بھی ظاہر
نکیا جب وہ بی بی لاہور سے آئی کریم بخش نے اوسے لیجاکر مکان
مین جری لاذو پیا سے اوتاری تمام ضروری چیزین اور سامان
خوراک دکان دلوادی گئین اور کپڑا لتا بھی بنوا دیا۔
کریم بخش نے اپنے سالی کو میونسپل دہلی مین بزمرہ چپراسیان
نوکر رکھوادیا۔ آٹھہ پہر مین ایک مرتبہ لکھہ چھپ کر بی بی کے
پاس آتا اور بچہ اور بی بی دونون کی خبر لیجاتا جب زمانہ
تحقیقات کا قریب آیا اور امام مسیح لاہور چلنے کیواسطے
تیار ہوا تو اوس شیطان علیہ اللعن کریم بخش نے ایک روز
آدہی رات کو بیچاری مسلمان بی بی کے پاس آکر چھری سے اسکا
گلا کاٹا پھر اپنے خورد سال (۶ سال) بچہ کا گلا کاٹا
اسیطرح دونون مسلمان بیبیون کو حلال کرکے اوسی مکان کے
صحن مین گڑھا کھود کر گاڑدیا۔ پھر اونکا سارا اسباب
باندھکر صندوق مین رکھا اور مکان کو قفل لگا کر عیسائی

بی بی کی بغل مین جا سویا۔ مسلمان بی بی کا بھائی جو
میونسپل مین تھا حسب معمول دوپہر کو اپنے ہمشیرہ کے
پاس کھانا کھانے آیا تو مکان مقفل پایا دوڑا ہوا کریم
بخش کے پاس گیا کریم بخش نے خود لاعلمی بیان کی اور
کہا کہ مجھے معلوم نہین کہان گئی مگر اوسکو کچھہ شبہ سا ہوا
کریم بخش کو علیحدہ بلاکر ڈرایا ناچار کریم بخش نے اوس سے
سارا بھید کہدیا وہ سنکر دیوانہ ہوگیا زار زار رونے
لگا اور ہای توبہ مچائی پولس نے اوسکو پکڑا اور گریہ و
زاری کا باعث پوچھا آخر کار اوسنے سب ماجرا کہدیا
کریم بخش گرفتار ہوکر حوالات مین رکھا گیا اور صحن مکان
سے دونون نعشین نکالی گئین۔ جو شخص اس ماجرے کو
سنتا تھا لعنت بھیجتا تھا پادری سمتھہ نے ہر چند چاہا کہ
کریم بخش کو ضمانت پر حوالات سے باہر رکھین مگر
سرکار نے منظور نکی کریم بخش نے حوالات مین بھی چال چلی
نہ معلوم کسکے وسیلہ سے ۳ تولہ سنکھیا منگوا کر کھا گیا
اور صبح تک واصل فی النار ہوا۔ یہہ واقعہ ۱۸۶۸ء
کا ہی کیون ٹکر صاحب کیسے دیندار کا پتہ بتلایا ہے۔

راقم محمد مراد علی بیمار۔ از اجمیر۔

بقیہ جواب وسوالات مندرجہ اخبار نور افشان

ہارن صاحب اپنی تفسیر کے چوتھی جلد کے صفحہ ۴۵۷ مین
ارشاد فرماتی ہین کہ اس فقرہ کے بابت باہم علماء مین
۴ سو سال سے تنازع ہی مگر اب تک کچھہ فیصلہ نہین ہوا۔
اور صاحب موصوف بعد بیان اوقہ دیغرہ کے بطور فیصلہ
انصاف کرکے فرماتے ہین کہ یہہ جملہ جعلی سمجھکر چھوڑدیا
جاوے۔ ڈاکٹر بی کہتے ہے کہ مین اس فقرہ کو اس

نسخہ سریامین جو بہت ہی پرانا اور ہزارون سال
زاید سے کلیہ ہندوستان مین تھا نہین یا اور نہ کسی
اور نسخہ سریامین اور علی ہذا القیاس لاطینی کے چالیس
نسخون مین بھی نہین پایا گیا ہارن صاحب کہتے ہین
کہ پچیس ۲۵ نسخہ اُنمین بہت پرانی ہین اگستاین جو عیسای
مذہب کا بڑا عالم گنا جاتا ہے اوسنے چوتھی صدی مین
اس رسالہ اس نامہ پر لکھی ہین اونمین سے ایک مین بھی
اس فقرہ کا پتہ نہین جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی
کتاب کے صفحہ ۳۸۳ مین رقم طراز ہین کہ نیوٹن صاحب
افضل حکماء انگلستان اور گبن صاحب اور دیگر علماء
مسیحی نے کوشش سے ثابت کیا ہے کہ جن آیات انجیل
سے مسئلہ تثلیث مستنبط کیا گیا ہے یعنی یوحنا کا پہلا
خط باب ۵ آیت ۷ - ۸ اختراعی ہین - کاملتا صاحب
کہتے ہین کہ یہہ آیت انجیل کے کسی قدیم نسخہ مین نہین
پادری عماد الدین صاحب ہدایت المسلمین کے صفحہ ۱۰۳
مین مقر ہو گئی ہین کہ ضرور عبارت آیت ۷ باب ۵ پہلی
خط یوحنا کے مشکوک ہے یعنے معلوم نہین کہ مصنف
کی اصلی عبارت ہی یا حاشیہ ہے -

مقام دوم - فاف صاحب بقول ہارن صاحب قطراز
ہین کہ دینداروں نے اناجیل مین بہت جگہہ تحریف کی
ہے - پہلا نمونہ درس ۱۹ باب انجیل متی مین لفظ
قبل اسکے کہ دے ہم بستر ہون اور اسی باب کے
درس ۲۵ مین لفظ پہلوتا بیٹا قصداً ترک کی گئی -
تاکہ حضرت مریم کی ہمیشہ کی دوشیزگی پر شبہہ نہ پڑے
دوسرا نمونہ درس ۵ باب ۱۵ نامہ قرنتیان مین ۱۲
کے جگہہ گیارہ بنایا گیا تاکہ پولوس پر جھوٹ کا الزام
عاید نہ ہو کیونکہ یہودا اسخریوطی بارہوان شاگرد
مسیح کا مر چکا تھا - تیسرا نمونہ درس ۳۲ باب ۱۴ انجیل
مرقس مین کچھہ لفظ چھوڑ دی گئے اور بعض مرشدون
نے اون الفاظ کو رد کیا ہے کیونکہ اون کو خیال تھا کہ
وہ لفظ ایرین فرقہ کے موید تھے - چوتھا نمونہ درس ۳۵
باب اول انجیل لوکا مین کچھہ لفظ سریانی اور عبری اور
فارسی - اور ایتھوپک اور اور ترجمون مین اور بہت سے
مرشدون کے فرقہ یوشیکن کے مقابلہ مین بڑھائے گئے
کیونکہ وہ فرقہ حضرت عیسیٰ کے دو صفتون یعنے الوہیت
اور انسانیت کے ساتھہ متصف ہونے کا منکر تھا - فہتی
دافع البہتان کے مصنف نے پہلی فصل مین لکھا ہے کہ
سامریون نے جسکے مارے دوسرے پہاڑ پر ہیکل بنائی اور
اپنی مدد کے لئے توریت مین سے کئی آیات بڑھا دین
جس سے لوگ جان لین کہ یہہ وہی جگہہ ہے جہان عبادت
کرنے کے واسطے خدا نے فرمایا تھا -

مقام سوم ڈاکٹر گریساخ کا قول ہی کہ مروجہ انجیلون
مین ایک لاکھہ پچاس ہزار سہو کاتب ہی اور فاضل
صاحب اختتام دینی مباحثہ کے صفحہ ۱۳۰ سطر ۱۲ مین
فرماتے ہین کہ یہہ بات سچ ہے کہ اناجیل مین بیشمار
ریدنگ بہت ہین اور یہہ نہین کہہ سکتی کہ صحیح کون ہے
النسای کلوپیڈیا بر ٹینکا کے جلد ۱۹ بیان اسکرپچر
لکھا ہے کہ ونسٹن نے ایسی غلطیان دس لاکھہ سے زیادہ
گن لی ہین اور یہہ غلطیان سوا ان نامجات اور اناجیل
کے ہین کہ جو اس زمانہ مین جعلی قرار دی گئے ہین +

سایل صاحب جن کتابون مین یہ عقدہ سہو کاتب ہون
وہ کس طرح پر قابل تسلیم ہوسکتی ہین کیا اس سے تحریف
بڑھ جاویگی - دنیا کے باتون اور معاملات مین ہمیشہ سے
یہہ دستور چلا آیا ہی کہ اگر کسی وثیقہ مین ایک سہو یا
غلطی بھی پائی جاتی ہے تو قابل اعتصام اور تمسک نہین
رہتا تعجب ہے کہ دین کے نازک معاملہ مین ایسی کتابین کہ
جن مین لاکھون سہو کاتب ہون کیونکہ لایق اعتبار
خیال کیجاتی ہین سہو کاتب سے کوسون کا فرق جا
پڑتا ہے مثلاً جہان ایک لکھا ہو تو کاتب سہو سے
دو لکھدی اس سے غضب کا فرق پڑجاویگا ہم نے مختصر
طور پر ان محرفہ مقامات کو پیش کیا ہے اگر سایل صاحب کو
تفصیل کی ضرورت ہو تو اہل اسلام کے علمای نامدار کے
مبسوط کتابین ملاحظہ فرماوین تسلی ہوجاویگی چونکہ
علمای مسیحی مثل ڈاکٹر گریساخ اور ونسٹن اور ہارن
اور جیروم اور میل اور پادری فاندر اور پادری فرنچ
اور پادری عمادالدین نے اناجیل مین سہو کاتب کو تسلیم
کرلیا ہے عام اس سے کہ کوئی تعداد معین کرتے ہون اس
واسطے ہم سایل صاحب سے مندرجہ ذیل سوالات کرتی ہین
سایل صاحب پر لازم ہے کہ ہمارے سوالات کے جواب کی
طرف دل سے متوجہ ہون -

سوالات

۱ - سب سے زیادہ سہو کاتب عہد جدید کے کس کتاب
مین ہین -

۲ - سہو کاتب مسلمہ عیسایان عہد جدید مین سے
کس کس مقام پر ہین -

۳ - جہان سہو ہوا ہی وہان اصل کیا تھا -

۴ - کیونکر معلوم ہوا کہ ایک لفظ سہو کاتب سے
لکھا گیا اور دوسرا بجاے اوسکے صحیح ہے -

۵ - تمام سہو کاتبون کو اصلی عہد جدید کے نسخون
کے مطابق کرکے دکھاؤ - فقط

الراقم مرزا سلطان احمد -

کپتان فوج نجات

ہم اپنے مہربان میجر ٹکر صاحب بہادر سے ایک اور
عیسائی بھائی مسمی امام بخش عرف امام الدین المتخلص
بہ شہباز کاتی کست متوطن قصبہ ظفروال ضلع سیالکوٹ
کے سفارش کرتے ہین کہ نامبردہ ذات کا زرگر اور کئے
سال سے عیسائی ہے اور پادریون کا ملازم ہی مختلف
عہدون پر ملازم رہ چکا ہے بالفعل واعظ اور زبور
کا ترجمہ نظم مین کرتا ہے اور گورداسپور کے مشن مین
رہتا ہی اگر میجر ٹکر صاحب مذکور نامبردہ کو اپنے فوج
نجات کا کپتان کرلین تو وہ اس عہدہ کے لایق ہی
کیونکہ نامبردہ نہایت نیک نہاد اور نیک چلن کا عیسائی
ہے کوئی کام غیر شرع نہوگا جو اونکے ذات مبارک
سے ظہور مین نہ آیا ہو - چنانچہ بالفعل جو اوصاف
اونکے اور سند خلاف وضع فطری کے اونہون نے مشن
امرتسر سے حاصل کی ہی جسکے بدولت آپ وہان سے
خارج ہوچکے تھے وہ واسطے ملاحظہ افسران فوج
نجات کے قلمبند کی جاتی ہے اگر کسی صاحب کو اس
معاملہ مین شک و شبہ ہو تو وہ صاحب اصل پرچہ اخبار
کوہ نور لاہور نمبر ۱۵ جلد ۸ مطبوعہ ۹ - اپریل ۱۸۹۱ء

صفحہ ۲۹۶ سطر ۲۰ جزالعرب سے سوالات نامبرد کے
پتہ کرکے اپنے دل کی تسلی فرادین ہو ہذا -
مولوی امام بخش و احمد بخش مدرسان مشن سکول
ایک عجیب علت مین برخاست ہوے یعنے ایک روز
پادری صاحب تو باہر کے کمرہ مین امتحان لے رہے
تھے امام بخش کو اوسوقت اور امتحان کی سوجھی کیا لغو
حرکت کی کہ دو لڑکون کو جو غالبًا اون سے پہلے میل رکھتے
تھے ایک خالی کمرہ مین لیجاکر مشت زنی کرنے لگے اور بعد
فراغ بستہ سے پوچھ پانچہ باہر آنا چاہتے تھے کہ
اون مین سے ایک لڑکے نے ناراض ہوکر ہیڈ ماسٹر
سے آکر سارا حال کہہ دیا ہیڈ ماسٹر نے پادری صاحب
سے اوسیوقت اظہار حال کیا اور اندر جاکر دیکھا تو
دری بھی بہتی تہائی خراب پڑی تھی اور بستہ بھی تر
تھا اوسوقت اوسکا بیان ثبوت ہوکر اونکے اخراج لئے
گئے مولوی صاحب آپ تو خطاوار ہی تھے دوسرے مولوی
احمد بخش صاحب کو بھی اپنے ساتھ لپیٹ لیا اور کہاکہ
یہ بھی ایسے ہی کیا کرتے ہین اور رندی باز بھی ہین
تسپر پادری صاحب نے دونون کو برخاست کردیا ابھی
تک وہ اسامیان خالی ہین کوی مقرر نہین ہوا یہہ مولوی
امام بخش صاحب وہ ہی ہین جو ماہ ستمبر سنہ ۱۸۹۶ع
مین عیسائی ہوئے تھے اور اخبار ہذا مین لکھا گیا تھا
کہ عیسائی ہونیکے سبب مولوی صاحب کا اضافہ پانچہ
روپیہ ہوا اور بعد اسکے مولوی صاحب نے یہہ اصلاح
درج اخبار کرائی تھے کہ پانچ روپیہ کا اضافہ نہین ہوا
الخ - ای بھائیو ہمکو کسی سے عداوت نہین محض باعث ظاہر

افسران فوج نجات اون عیسائیون کے دندواری کا حال
لکھا جاتا ہے تاکہ سب کو حضرت مسیح علیہ السلام کا یہہ قول
جو انجیل مین لکھا ہے کہ میری کلیسا کو چورون کی کہوہ مت
بناؤ یاد رہے چنانچہ اسوقت جہان تک دیکھا جاتا ہے
یہی معاملہ نظر آتا ہے اور بغرض دنیوی اکثر لوگ بہودا
اسکریوطی کے طرح مشن مین گھس گئے ہین اور مشن کو
چورون کی کہوہ بنا رکھا ہے - انشاء اللہ تعالی ہم
اسیطرح رفتہ رفتہ جو عیسائی جس لایق ہوگا جیسے
اوسکی استعداد اور لیاقت اور چال چلن ہوگا اوس
عہدہ کے لایق اوسکے لئے اس فوج نجات مین داخل
ہونے کے سفارش دل وجان سے کرینگے اگرچہ بعض
عیسائی ناعاقبت اندیش ناراض ہونگے مگر اون سب
کا باپ خداوند خدا تو خوش ہوگا اور ہمارے سچائی کا
مددگار ہوکر اون عیسائیون کو کہے گا - ای ملعونو
جاؤ مین تمکو نہین جانتا - ای بھائیو سچ کہو سچ سے
حضرت عیسی علیہ السلام بلکہ کل انبیا اور خدا خوش ہے
اور سچ سب پر غالب آئیگا کسی پر الزام مت لگاؤ -
ہمارا قول آفتاب عالمتاب کے مانند اپنی سچائی کے
روشنی پر خود ہی روشن ہے واہ ری کمپنی فوج
جسطرح ہمارے زمانہ مین عیسائیون کے نجاتی فوج طیار
ہوئی ہے ایسے ہی رفرمیشن کے کتابون مین لکھا ہے
کہ سنہ ۱۵۱۷ع کا ذکر ہے کہ اضلاع دریائے رئین کے
باشندے بھی بباعث گرانباری اوس جوئے کے
جو پادریون نے اونکی گردن پر ڈالا تھا بہت سے تنگ آئے
تھے چنانچہ اونھون نے اس تنگی کے دور دفع کے لئے

ایک مجلس کہ جسکا نام جوبیون کی مجلس ہے قایم کی تھی اور
اوس مجلس کے ممبرون کا یہہ عہد و پیمان آپس مین ہوا
کہ جب تک ہمکو حسب منشا دلی آزادگی ہر ایک قسم کے
ٹیکس اور محصول سے جو پادریون نے سر لگائے ہوے
ہین ہنوگے تو ہم اسیطرح برابر ایک دوسرے کی معاون
اور مددگار رہین گے اور اس نیت سے اونھون نے
ایک جھنڈے پر جو تا باندہکر اوسی پہاڑ پر نصب کیا بعد
کو وہان سے کوچ کرکے ایک شہر جو قریب اوسی
کے ہے اوسپر چھاپا مارا اگرچہ وہ اس دہاوے اور
حملے سے ناکام رہے مگر فساد شروع کردیا ایسے ایسے
مادرات عیسائی کتابون مین بہت ہین - اور اس
فرقہ مین ہمیشہ جوتیون مین دال بٹتے رہی ہے -
ہمارے قول کا گواہ میکسن ملین شاہنشاہ استریا
کا قول گواہ ہے کہ جب پوپ لیو دسویں کے کرتون
کا شہرہ سنا تو علانیہ اوسنے کہا کہ ہمارے دانست مین
یہہ پوپ بھی برا بدذات اور بے ایمان ہی اور
یہہ بھی کہا کہ واللہ اعلم یہہ کیا ماجرا ہے ہمنے تو
اپنی زندگی مین کوئی پوپ نیکوکار دیندار پرہیزگار
نہین دیکھا علی ہذا اسیطرح زمانہ حال مین پادریون
کا حال ہے یہہ زردوست پادری جو ظاہر مین بہتیرے
اور باطن مین بہتیرے ہین حکمت عملی سے اپنا چلتا
دہندا چلا رہے ہین اندنون جو جو معاملات عجیب و
غریب مشن پنجاب جالندہر مین مشنریون نے مشن کمیٹی مین
پیش کئے ہین اون سے اونکی دینداری اظہر من الشمس ہے
ہم نہین جانتے کہ اس مذہب کا یہی حال چلا آتا ہے -

رفرمیشن یعنے اصلاح مذہب عیسوی کے کتابون مین
لکھا ہے کہ پادریون کا حال کچھہ نہ پوچھی ان حضرتون نے
واہیات مجلسون مین جانا اختیار کیا اور انکی عبادت
خانے چکلون اور بیگیرخانون سے کچھہ کم نہ تھے یہہ شعر
اون کے شان فلک نشان مین موزون ہوتا ہے -

شعر زجام عشق سرمستم دو عالم رفت از دستم -
بجز رندی و قلاشی نباشد ہیچ سامانم - اکثر حضرات
ترس آدمی ان پادریون کا یہہ معاملہ دیکھکر متحیر
ہین مشنریون کا تو حال ہم دیکھہ رہے ہین دیکھنے
نجاتی فوج اپنا کیا کیا رنگ و روپ دکھاتی ہے -
واہ رے دینداری نازم باین ریش

اجیتن نکتی فوج

حضرات پوادرسے جب کام نہ نکلا تو نجات کے
لئے نجاتی فوج طیار ہوی مگر اس نجاتی فوج کا
وہ حال کہ بڑے میان سو بڑے میان چھوٹے میان
سبحان اللہ - واہ رے میانے قشقہ بھی کیا
ترک مسلمانی کی + چین کافر نہ گئی شوخ کی پیشانی
کی - عیسائیون نے مذہب عیسوی کے پھیلانے کو
کارن ہزارون طرح کے سوانگ بھرے اور
عوام الناس کے پھسلانے کو طرح طرح کے لالچ
اور وعدہ کئے مگر ڈاک کے وہی تین پات رہے -
بیبل کو دیکھو اور ان لوگون کے دھکوفلے اور آئے
دن بہروپیا پن دیکھو - خیر جو انسانی مذہب
ہوتے ہین اونکا یہی حال ہوا کرتا ہے - اب ہم
افسران نجاتی فوج کے ترقی کے لئے اونکو

ایک اور لایق فایق عیسائی کے بابت سفارش
کرتے ہین تاکہ کمتی فوج مین داخل ہوتے ہی انکی
بھی ترقی ہو جائیگی ادہر کمتی فوج کی ترقی ہوگی
ہمنے ہر چند سوچا کہ اس عہدہ کے لایق کون عیسائی
ہے جسکو یہہ عہدہ اجیتی کا دیا جانے کوئی نظر نہ آیا
جن جن کے اسناد ملاحظہ مین گزرین وہ اس عہدہ
کے لایق نہ نکلے اجیتاً حضرت نصر اللہ صاحب عیسائی
کے سلسلہ قابل اس عہدہ کے دیکھنے مین آئے سو وہ
واسطے ملاحظہ افسران کمتی فوج کی قلمبند کی جاتی
ہے - اغلب ہے کہ عہدہ داران کمتی فوج نامبردہ
کو عہدہ اجیتی پر نامزد کرکے کمتی فوج مین داخل
کرین ہمارے نزدیک نامبردہ اس عہدہ کے لایق ہے
آیندہ اختیار رہی یہہ شخص ملتانی ہے پچھلے دنون
مشن سیالکوٹ مین بعہدہ کارتی کست نامزد تھا
اور مشن سکول مین انگلش پڑہایا کرتا تھا - دنیات
سوائے عیاشی اور حرامکاری کے اور کچھہ اسکو سروکار
نہ تھا فضل مسیح اور نصر اللہ اور اسماعیل یہہ ہر سہ کسان
مشن سیالکوٹ مین تھے ان تینون کے بدولت مشن
سیالکوٹ کی وہ رونق تھی جسکا بیان حد امکان سے
باہر ہے - اسماعیل تو مرگئے مگر اون کے کرشمے سیالکوٹ
مین مشہور ہین - فضل مسیح کرامت کرکے مشن سے
علیحدہ ہوتے ہی کلمہ شریف پڑہنے لگے اور پھر
توبہ کرکے مسلمان ہوگئے - بابو نصر اللہ صاحب کے
قابو مین ایک رنڈی آگئی آپ دن رات اوسکے
گرجا کرنے لگے اور تثلیث کا نقش اوسکے دل پر جادیا

اور روح القدس کا نزول یہان تک ہوا کہ رنڈی
کے ساتھہ شادی کرنے پر آخر کار یہہ راز مشن پر
افشا ہوا کہ یہہ شخص فاسق اور بدکار ہے کارتی کست
مذکور نے مشن کو اپنی کارروائی جتانی کہ مینے بڑی
سعی اور کوشش سے اس رنڈی کو دین عیسوی
کے طرف راغب کیا ہے خداوند کے فضل سے اب
اصطباغ پانے کو مستعد ہوگئی ہی مگر شرط یہہ ہے
کہ اصطباغ کے بعد اسکی شادی مجھہ سے ہو جائے
مشنریون کو اوسکے اس تقریر اور خواہش جتانے
پر شک گزرا کہ یہان کچھہ دال مین کالا کالا ہے
وہین جعلی کارتی کست صاحب کی قلعی کھل گئی اور
فیض روح القدس کا معلوم ہوگیا شعر ؎
فیض روح القدس ارباب مدد فرماند بد -
دیگران ہم بکنند آنچہ مسیحا میکرد - آخر مش
نصر اللہ صاحب دست بدست دگری پائے بدست
دگرے مشن سے نکالے گئے اور سب لوگ ہکے بکے
رہگئے اور چارون طرف تالیان بجنے لگین
اور داعظان نصاریٰ کے کرتوت سب پر عیان ہوگئے
بے وقوف عیسائیون کا دعوی ہے کہ جب کوئی اصطباغ
پاتا ہی تو اوسوقت روح القدس کا فیض اوپر ہوتا ہے
اور بغیر فیض روح القدس کے فیض کا پانا محال ہے - دیکھو
یہہ دعوی اونکا یہان برعکس ظہور مین آتا ہے کہ نصر اللہ
صاحب نے توبہ کرکے اصطباغ نہ پایا تھا کیا بدون فیض روح
القدس کے اوسکا اصطباغ ہوا تھا کہان گیا وہ فیض
روح القدس کا دہان سے خارج ہوکر نصر اللہ صاحب کا نکمرہ

ہوکر جب دن پہونچے وہان چندے بسر کرکے بباعث خلاوت
جبلی کے وہان سے خارج کئے گئے۔ اب خلاجانے کس مشن مین
عشای ربانی مین شریک ہین ملتان شکارپور سیالکوٹ
کراچی بندر وغیرہ مکانات مین آپ ہمیشہ رہا کرتے ہین جب
مکتی فوج اونکو منظور فرماکر داخل کرنا چاہے گی آپ فورًا
بلای ناگہانی کیطرح پہنچے جہاز کراوسمین شامل ہوجائینگے
اونکی اسناد ہمارے پاس بہت ہین مگر مشتی نمونہ خروارکافی ہے

کوٹماسٹر مکتی فوج

اب ایک عہدہ کوٹماسٹری مکتی فوج کا خالی رہگیا ہے
بہت عیسائی بھایون کی درخواست پر درخواست
کثرت سے ہمارے پاس چلے آتے ہین۔ ہر ایک کا سارٹیفکیٹ
ایک پر ایک فوق رکھتا ہے۔ لہذا اون سب کی درخواست
نامنظور ہوکر صرف عزیز اللہ عیسائی متوطن دہلی کی
درخواست بلحاظ اوسکے کارگزاری اور لیاقت نامہ کے
جو اوسنے مشن مین رہکر مشنریون کے اسطباغ اور روح القدس
کے نزول اور باپ بیٹے کی برکت سے جو عیسائیون عقاید
مین داخل ہی حاصل کی ہے۔ ہم منظور کرتے ہین اور افسران
مکتی فوج کے ملاحظہ کے لئے نامبردہ اسناد اور مشنریون کے
تعلیم کا اثر ظاہر کیا جاتا ہے کہ اس چال چلن اور نیک نامی کے
عیسائی مشن مین پہنچتے ہین اگر آپ اونکے اضافہ تنخواہ
منظور فرماوین تو ہم اونکے واسطے بصد نیاز گزارش کرتے
ہین کہ آپ اونکو مکتی فوج مین داخل کرین تاکہ اونکی کمت
ہوجائے اور مہربانی فرماکر اونکو کوٹماسٹری کا عہدہ عطا
کیا جائے۔ اسناد کا خلاصہ یہ ہے کہ عزیز اللہ عیسائی دہلوی
کے ایکسٹر جو عیسائی ہوا غدر ۵۷ مین وہ مشن اسٹرامین

تھا شراب اسقدر اوسنے پی کہ پیتے پیتے پیسپا ہوگیا وہ شراب
کا چوہا ہی ایک روز شراب پیکر اور رول ہاتھ مین پکڑ کر سر و
پا برہنہ مشن احاطہ مین پھرا اور سیدہے بازار کی راہ لی جو
سوہنہ آیا اوسکو پنجا دکھایا پادری صاحب کی بے حرمتی کا
کوئی دقیقہ باقی نچھوڑا چونکہ پادری بھلے مانس آدمی ہوتے
ہین اونہون نے صبر کو کام مین لاکر اونکو جواب دیا یہہ بیجا
حرکت اون سے کئے مرتبہ ظہور مین آئی۔ پھر وہ مشن سکول کے
معلم کئے گئے وہان بھی لڑکون کے ساتھ وہی خلا ملا اور
شراب کا دور جاری رہا کچھ اور ہی تعلیم دیتے رہے
آخرکار مشن امرتسر سے آپ تنگ آکر سہارن پور مین
پہونچے پادریون کے ساتھ سر بازار وعظ کا بازار گرم کیا
روح القدس کے فیض سے آتش زبان تو تھے ہی اجنبی بولیا ان
بولنے لگے اتنے مین غدر کا خلغلہ اوٹھا پادریون کے ہمراہ
آپ بھی پکڑے گئے جو گت آپکی ہوی اوسے کچھ نہ پوچھے
آپ عیسویت سے منکر ہوئے مذہب عیسوی کو ہزارون صلواتین
سنانے لگے ایک پٹیاری سے کہا کہ کیون جی آپ کل پادریون
کے ساتھ کیا بولیا ان بولتے تھے آپ پطرس کے طرح منکر
ہوگئے اور ہزارہا گالی گلوچ بے نقط پادریون کے شان
مین بکنے لگے اور لاحول پڑھکر کہا کہ مین کب اس جھوٹے
مذہب پولوسی کو قبول کرتا ہون مین تو اون سے مباحثہ
مسلمانون کے طرف سے کر رہا تھا اور مین مولوی اور حافظ
قرآن ہون شعر ہر طرح کے پھر آپ لگے باتین بنانے
دیندار ہوئے اور لگے اسلام جتانے + وہان سے بطفیل
اسلام کے آپ نجات پائے دیکھا کہ سہارن پور مین اب
دال نہین گلتی + باقی آیندہ ۔

مطبع بحر الاسلام بجلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا +